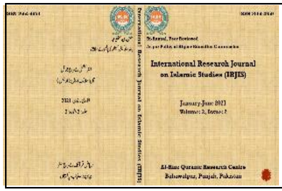

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

انسانی زندگی کی زینت اور تزئین و آرائش،اعتدال اسلامی کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ

Adornment and Renovation of Human Life, An Exploratory Review in the Context of Islamic Moderation

1. Asifa Habib,

M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: asifahabib9876@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0003-6580-0770

2. Dr. Hafiza Bareera Hameed,

Lecturer, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: bareera.hameed@gscwu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-4511-176X

To cite this article: Asifa Habib and Dr. Hafiza Bareera Hameed. 2023. "انسانی زندگی کی زینت اور تزئین و آرائش،اعتدال اسلامی کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ: Adornment and Renovation of Human Life, An Exploratory Review in the Context of Islamic Moderation". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 24-35.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 5 || January - June 2023 || P. 24-35
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-3/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u3
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2023

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

This abstract explores the concept of adornment and renovation in human life as depicted in the Holy Qur'an. It highlights human nature's innate sense of shame and modesty and the Quranic interpretation of clothing as adornment. The abstract further discusses the emergence of various methods of enhancing beauty, including plastic surgery, and the increasing commercialization of these practices. It emphasizes Islam's moderation in allowing adornment while discouraging excesses. The abstract underscores the importance of balance and ethical considerations in fulfilling human desires for admiration and adornment.

Keywords: Adornment, Physical Problem, Method of Reformation, Quran, Sunnah

1.تعارف موضوع:

انسان کا جسم اللہ کی امانت ہے اور جس حد تک اس کی حفاظت انسان کا فریضہ ہے، حفاظت میں بیماریوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے، اور کچھ بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جس سے انسان کے جسم کا کوئی ضروری فعل متاثر ہو جائے جس سے کسی عضو کو نفع یا نقصان پہنچ جائے یہ بیماری میں داخل ہے کہ انسان دیکھنے میں کسی خاص وجہ سے بدہیئت نظر آئے۔ دوسری قسم کے علاج کی طرف بھی ہمیشہ سے لوگ توجہ دیتے ہیں کیونکہ اس سے اگر کسی انسان کو جسمانی تکلیف نہیں ہوتی لیکن اسے ذہنی تکلیف پہنچتی ہے وہ جسمانی تکلیف سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔ آج کل ایک نئی صورت "پلاسٹک سرجری" کی دریافت ہوئی ہے جس میں مریض کے جسم میں سے کوئی حصہ لے کر اس کے دوسرے حصے کو درست کیا جاتا ہے اور یہ طریقہ علاج بہت مقبول ہو رہا ہے۔

أ. پلاسٹک سرجری کے لغوی معنی:

راشد حسین ندوی پلاسٹک سرجری کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں: پلاسٹک (Plastic) کا ماخذ "یونانی" لفظ (Plastico) ہے جس کے معنی ہیں "اصلاح و مرمت" سرجری سے مراد "وہ طریقہ علاج جس میں معالج اپنے ہاتھوں اور اوزار کی مدد سے علاج کرتا ہے"[1]

ب. پلاسٹک سرجری کی اصطلاحی تعریف:

الہام بنت عبد اللہ باجنید کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"جراعه تجري لتحسين منظر جزء من اجزاء الجسم انظاهره او وظيفه اذا ما طراعليه نقص، او تلف، او تشوه"[2]

"انسان کے ظاہری جسم کے کسی حصے کو خوش نجا ما پیدا ہونے والی کسی کمی کے ازالے اور نقصان کی تلافی کے لیے سرجری کرنا"

عبد اللہ خالد لکھتے ہیں:

"پلاسٹک سرجری سے مراد ایسی سرجری ہے جس کا مقصد جسمانی نقص کی اصلاح کرنا، خواہ وہ پیدائشی ہو یا کسی حادثے کا نتیجہ پھر اعضاء کی شکل میں تبدیلی پیدا کر کے اس کے حسن و جمال کی جذب و کشش میں اضافہ کرنا مقصود ہو"[3]

2.پلاسٹک سرجری کا آغاز

پلاسٹک سرجری کی اصطلاح پہلی مرتبہ ۱۸۱۸ء میں (Von Graefe) نے استعمال کی لیکن یہ فن قدیم زمانہ سے طب کی ایک شاخ کے طور پر متعارف ہوا، مورخین کا خیال ہے کہ پلاسٹک سرجری کے سلسلہ میں **مصری ڈاکٹروں** کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔ **Smith Papyrus** **Edwin** چہرہ سے متعلق عمل جراحی اور خاص طور پر جبڑے اور ناک کے فریکچر کے اعتبار سے انتہائی متاثر کن اور ترقی یافتہ ہے۔ اس سلسلے میں دوسرا نام **ہندوستان** کا ہے جہاں اس فن نے کافی ترقی کی سنسکرت کی بعض کتابیں جو چھ سو قبل مسیح میں لکھی گئی اس میں ناک کان اور زبان کی سرجری کی تفصیلات بیان کی گئی ہندوستان اور اس کے قرب و جوار میں اس فن کے پھیلنے اور پھولنے کی اہم وجہ وہاں کے مخصوص حالات تھے جس نے اس فن کو ضرورت بنا دیا تھا اس طرح کے وہاں شکل کا بگاڑ دیا جانا خاص طور پر ناک کاٹا جانا بڑا ہی عام تھا یہ کام لٹیروں، ڈاکوؤں کے علاوہ ہندوؤں

1: Fazlur Rehman, Urdu Encyclopedia,Qomi Concil Bary Farog Urdu Zuban,New Delhi, 1996,V:2,p: 422
2: Almosoetu Tabiyt Hadisiya,V:3,P: 454
3: Zafeeruddin Miftāhi,Palastic Sargery Fiqa Islamic Ki Roshni M, "Ifa Publisher, New Delhi", 2010, P:19

کی مذہبی عدالت بھی کرتی تھی۔ جس کی معروف شعراء میں مجرم کا ناک کان کاٹ دیا جاتا تھا اس کی وجہ سے ہندوستان میں پلاسٹک سرجری کے میدان میں کافی تجربہ ہوئے جس سے اس بندے کو زبردست فروغ ملا۔

یونانی اور رومی اطباء نے بھی چہرے کے مختلف عیوب کی اصلاح کا طریقہ بیان کیا۔ البتہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ فن عربوں کے یہاں متعارف نہیں تھا یا پھر بالکل ابتدائی شکل میں تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کی وسلم کے زمانے میں عرفجہ بن اسعد کی پہلے چاندی اور پھر سونے کی ناک بنوانا اور رسول اللہ کی طرف سے اس کی اجازت دینا ہے:

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ[4]

حضرت عرفجہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جنگ کے دوران میری ناک کٹ گی، میں نے چاندی کی بنوالی، اس میں بدبو پیدا ہو گی، تو رسول اللہ نے فرمایا کہ سونے کی بنوالو) اس سے معلوم ہو اکہ جسمانی عیب کو دور کرنے کے لیے اگر کوئی حلال شے کافی نہ ہو تو حرام چیز کا ارتکاب کیا جا سکتا ہے کیوں کہ رسول اللہ نے مردوں کے لیے سونے کو حرام قرار دیا ہے یہاں تک کہ چاندی بھی حلال نہیں ہے لیکن ناک کو درست کرنے کے لیے آپ نے سونے اور چاندی کی مصنوعی ناک کی اجازت مرحمت فرمائی۔

جب کہ اس سے کافی پہلے کہیں نہ کہیں حقیقی شکل میں تیاری اور تنصیب کا فن وجود میں آچکا تھا۔ پلاسٹک سرجری کی تکنیک میں غیر معمولی پیش رفت کے باوجود اسے طب کے دیگر شعبوں میں مقبولیت حاصل نہ ہو سکی اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بیسویں صدی کے آغاز تک گنے چنے اطباء اس میدان میں کام کر رہے تھے اسے مقبول عام بنانے میں **V.P Blair** کا نام قابل ذکر ہے جس نے اپنے رفقاء کے ساتھ عالمی جنگ کے دوران غیر معمولی آپریشن کی تصاویر شائع کرایں جس سے لوگوں کو اس کی افادیت کا احساس ہوا اور اس کے نتیجے میں اطلاعات کی جانب متوجہ ہوئے ڈاکٹر بلیر کے اہم کارنامے میں پہلی عالمی جنگ کے دوران امریکی ملٹری ہاسپٹل میں پلاسٹک سرجری کے مستقل صوبے کا قیام بھی ہے جس کے بعد برطانیہ فرانس اور دیگر ممالک میں اس طرح کے شعبے قائم ہوئے۔ انیس سو پچاس میں مائیکرو سرجری کے آغاز سے **Modern Surgery** کا آغاز ہوا اور اس کی مقبولیت اتنی بڑھی کی صرف امریکہ میں میڈیکل بورڈ کے مصدقہ ڈاکٹروں کے ذریعے ہر سال اس طرح کے ڈھائی ملین آپریشن کیے جانے لگے۔[5]

3. پلاسٹک سرجری کی اقسام

پلاسٹک سرجری عام سرجری کا ہی ایک جز ہے جس کے تحت جسمانی عیوب و نقائص کی اصلاح کی جاتی ہے اس طرح کے مریضوں کی تعداد عام طور پر زیادہ نہیں ہوا کرتی تھی اس لیے ایک عرصے تک یہ کام سرجن کرتے رہے۔ پہلی جنگ عظیم کے موقع پر جنگ کی وجہ سے اس طرح کے مریضوں کی تعداد کافی زیادہ ہو گی جو پلاسٹک سرجری کے قیام کا باعث بنا اور یہ شعبہ ڈاکٹروں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے کچھ دنوں بعد یہ کافی محدود ہو گیا، مریضوں کی تعداد بہت کم ہو گی، اس نے پلاسٹک سرجری کے شعبوں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے پلاسٹک سرجری میں ایک نئے شعبہ کو متعارف کرایا گیا جس کا مقصد انسان کے حسن میں اضافہ کرنا تھا، یہ شعبہ کافی ممتاز ہوا اس طرح پلاسٹک سرجری کی دو اقسام بنا دی گئیں:

4: Termezī,Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, Jami` at-Tirmidhi "Daru Salam,Berot",1998, Ḥadīth :1880
5: Zafeeruddin Miftāhi,Palastic Sargery Fiqa Islamic Ki Roshni M,P:71

أ. تعمیر نو کی سرجری (Reconstructive surgery)

ب. کاسمیٹک سرجری (Cosmetics surgery)

أ. تعمیر نو کی سرجری:

پلاسٹک سرجری کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جسم میں کسی ایسے نقص یا عیب کو دور کیا جائے جس سے انسان دیکھنے مین بد نما نظر آرہا ہو یا کسی ایسے عضو کو بہتر بنایا جائے جس کا منفعت ختم یا کم ہو گی ہو6۔ اس کو عربی میں **"جراحته التقويم"** کہا جاتا ہے. "اس کا مقصد جسم میں موجود کسی عیب کو دور کرنا ہے یا کسی عضو کی کارکردگی میں اضافہ کرنا ہے۔" جن صورتوں میں اس قسم کی سرجری کی ضرورت پڑتی ہے وہ درج ذیل ہیں:

- پیدائشی نقائص جیسے ہونٹ کا کٹا ہونا یا تالو کا کٹا ہونا۔
- بچوں کی نشوونما کے نقائص۔
- سر اور چہرے کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا۔
- جسم کا جھلس جانا۔
- ٹیومر یا کینسر۔
- گنجاپن۔

ب. جمالیاتی سرجری:

بعض اوقات پلاسٹک سرجری کا مقصد ہوتا ہے اعضاء کی ساخت میں مناسب تبدیلی کرکے انسان کی ظاہری شکل و صورت کو خوبصورت اور پرکشش بنایا جائے۔ اس طرح عمر ڈھلنے کے ساتھ انسان کے اعضاء میں ڈھیلا پن آجاتا ہے پلاسٹک سرجری کے ذریعے اس کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کو عربی میں "جراحة التجميل" کہا جاتا ہے اس کا مقصد اعضاء کی ساخت میں تبدیلی کرکے انسان کو حسین، پرکشش اور جاذب نظر بنانا ہے 7۔ اس قسم کے ذریعے جتنے افعال انجام دیئے جاتے ہیں 8 ان میں سے چند یہ ہیں:

- پیٹ کا ڈھیلا پن دور کرنا
- ڈھلک جانے والی پلکوں کو نئی شکل دینا
- کولہوں کو اوپر اٹھانا
- ناک کو نئی شکل دینا
- کان کو نئی شکل دینا
- چہرے سے جھریاں اور بڑھاپے کی علامات دور کرنا
- رخسار کو اوپر اٹھانا
- جسم سے چربی کم کرنا
- چیچک کے داغ اور دیگر نشانات ختم کرنا
- جلد کو خوبصورت بنانا

6: Razi-Ul-Islam Nadvi,Plastic Surgery Islam Or Nuqta Nazar,P:192
7: Zafeeruddin Miftāhi,Palastic Sargery Fiqa Islamic Ki Roshni M,P:84
8: Razi-Ul-Islam Nadvi,Plastic Surgery Islam Or Nuqta Nazar,P:194

- ہونٹ کو نئی شکل دینا

4.پلاسٹک سرجری کا حکم

اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جسم اللہ کی امانت ہے انسان اپنے جسم کا مالک نہیں ہے کہ ان میں جس طرح چاہیں تصرف کرے ان میں اضافے کے لئے خارجی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں لیکن جسم کے اعضاء یاان کی ہیت میں کوئی تبدیلی کرانا جائز نہیں ہے. اللہ تعالی نے اصل خلقت میں تغیر پیدا کرنے سے منع فرمایاہے قرآن مجید میں اس کو شیطانی عمل قرار دیا گیا شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ[9]

میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا،ان کو خواہشات میں مبتلا کروں گا اور انہیں حکم دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیر دیں اور االلہ کی خلقت میں تبدیلی پیدا کریں۔

رسول اللہ صلی وسلم کا یہ ارشاد ہے:

لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ، وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ[10]

اللہ تعالی کی لعنت ہو گودنے والے، گودانے والے پر، بال اکھاڑنے والی،اکھڑوانے والی پر، خوبصورتی کے لیے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والے پر اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ[11]

رسول اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، گوندنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعلی بال ملانے والی،ملوانے والی، گودنے والی (جسم کے مختلف حصوں میں چھید کر رنگ بھرنے والی یا جسم پر نقش ونگار بنانے والی) اور گدوانے والی (جسم کے مختلف حصوں کو چھدوا کر ان میں رنگ بھروانے ولی یا جسم کے مختلف حصوں پر چھدوا کر نقش ونگار کرانے والی) عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

5.پلاسٹک سرجری کے بارے میں شریعت کا موقف

کسی بھی قسم کی سرجری کے لیے انسانی جسم میں تصرف کرنا گزیر ہے. لہذا ہمیں پہلے یہ معلوم ہو کہ انسانی جسم میں کس حد تک تصرف کرنا جائز ہے؟ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پوری کائنات خوبصورت اور حسین ہیں خود خالق کائنات نے کتاب مقدس میں کائنات کی رنگینی کا ذکر کیا اور اللہ نے اس پوری کائنات کو انسان کے لئے بنایاہے۔ ارشاد ربانی ہے:

9: Al-Quran, An-Nisāʾ, 4:119
10 : Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī,Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, , "Daru Salam,Berot" ,1997, Ḥadīth:5931
11: Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī,Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Ḥadīth:5940

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ[12]

اس آیت کے درج ذیل صورتیں بیان کی گی ہیں:

- اور عدل وحکمت یہی ہے کہ محسن کو اس کے احسان کی اور بدکار کو اس کی بدی کی جزا دے، چنانچہ وہ اس عدل کا مکمل اہتمام قیامت والے دن فرمائے گا۔
- تمہاری شکل وصورت، قدو قامت اور خدوخال نہایت خوب صورت بنائے، جس سے اللہ کی دوسری مخلوق محروم ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا،

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ. الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ. فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ[13]

- کسی اور کی طرف نہیں، کہ اللہ کے محاسبے اور مواخذے سے بچاؤ ہو جائے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[14]

البتہ تحقیق ہم نے انسان کو اچھی صورت میں پیدا کیا

ج. فطری شکل میں تبدیلی کفران نعمت

انسان کو صورت وشکل، عقل سلیم اور غور وفکر کی جو عظیم الشان نعمت اور دولت ملی ہوئی ہے اس پر اللہ کا شکر بجالانا چاہئے. ارشاد ربانی ہے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[15]

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ[16]

بلاوجہ تبدیلی کرنا تو دراصل کفران نعمت ہے اور شیطانی اغوا کا انسان شکار ہو رہا ہے. تو لہٰذا اس طرح کے کاموں کو شیطانی افعال قرار دیتے ہیں. اور ان کی مذمت کی ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے. ارشاد ربانی ہے:

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا[17]

اس آیت کریمہ میں **فليغيرن خلق الله** کا ذکر ہے اس کی تغیر کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:

- حضرت عبداللہ بن عباس، ابراہیم نخعی، امام حسن بصری اور قتادہ نے خلق اللہ سے **اللہ کا دین مراد** لیا ہے۔
- امام ابو جعفر طبری نے اس کو ترجیح دیا ہے اس کے نزدیک **دین کے تمام احکام** اس میں شامل ہیں۔

12: Al-Quran, At-Taghābun,64:3
13: Al-Quran, Al-ʾInfiṭār,82:6-8
14: Al-Quran, At-Tīn,95:4
15: Al-Quran, Aḍ-Ḍuḥā ,93:11
16: Al-Quran, Ar-Rūm,30:30
17Al-Quran, An-Nisāʾ,4:119

- امام فخر الدین رازی نے اس پر قرآن مجید کی آیت فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا[18] ؕلَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اور حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ, فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ[19] سے استدلال کیا ہے کیوں کہ فطرت اور خلق ہم معنی الفاظ ہیں۔

6.شریعت اسلامیہ کی رو سے تغیرات

شریعت اسلامیہ کی رو سے پتہ چلتا ہے کہ ہر طرح کے تغیر کا یہ حکم نہیں ہے بلکہ یہ تغیرات تین طرح کے ہوتے ہیں:

اَ. جائز تغیرات

ب. ناجائز تغیرات

ج. مستحسن تغیرات

اَ. جائز تغیرات:

ان میں سے کچھ تبدیلیاں اگرچہ واجب یا سنت نہیں ہے ہیں لیکن شریعت نے ان کی اجازت دی ہے۔ مثلاً جانور کے چہرے کو چھوڑ کر بدن کے کسی سے میں داغ کر کوئی علامت لگانا جس سے اس کی پہچان ہو سکے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

اَنس بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ[20]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ان کی تحنیک کر دیں۔ **(یعنی اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر ان کے منہ میں ڈال دیں)** میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا اور آپ زکوۃ کے اونٹوں پر داغ لگا رہے تھے۔ آپ کے زمانے سے عورتوں کا زیور پہننے کے لئے کان میں سوراخ کا رواج رہا ہے اور اس کا انکار ثابت نہیں ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا[21]

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ بعد میں پھر آپ عورتوں کے پاس آئے آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو آپ نے حکم دیا تو اپنے کان کی بالیاں نکالنے لگیں" **تلقی قرطها** کان کی بالیاں کو کہتے ہیں۔

18: Al-Quran, Ar-Rūm ,30:30
19: Muslim ibn al-Ḥajjā, Sahih Muslim, Ḥadīth:2755
20: Muḥammad ibn Ismā'īl al-Bukhārī,Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Ḥadīth:1502
21 : Muḥammad ibn Ismā'īl al-Bukhārī,Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Ḥadīth:964

ب. ناجائز تغیرات:

کچھ تبدیلیاں ایسی بھی ہیں جن کو"فليغيرن خلق الله "کے تحت رکھ کر شریعت نے منع کر دیا گیا ہے اور ان کے اختیار کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے اگر یہ نہ ہو اس کی گنجائش ہو سکتی ہے ورنہ اصل یہی ہے کہ تغیرات ناجائز ہے جب اس طرح کی تبدیلیاں اور تغیرات جان بچانے یا سخت تکلیف دور کرنے کے لیے ہو تو جائز ہے جس کی اجازت حدیث میں بھی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمْ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ[22]

ج. مستحسن تغیرات:

ایک بچہ غیر مختون پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ختنہ کو واجب اور سنت قرار دیا گیا۔ حالانکہ **كل مولود يولد علي الفطرة** کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ تغیر خلق اللہ کی ایک شکل معلوم ہوتی ہے اور وہ چیزیں بھی ہیں جن کا ذکر فطرت والی حدیث میں ہے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً: الفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"[23]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کیا کہ پانچ چیزیں (فرمایا کہ) پانچ چیزیں ختنہ کرانا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال نوچنا، ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرانا پیدائشی سنتوں میں سے ہیں۔

ظاہر ہے کہ مونچھوں کو ترشوانا، موئے زیر ناف اور بغل کی صفائی کرنا تغیر سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ لیکن ان کو مستحسن قرار دیا گیا ہے اور ان کا شمار انبیاء کرام کی سنتوں میں کیا گیا ہے۔

7. پلاسٹک سرجری کا دائرہ کار:

پلاسٹک سرجری کا دائرہ کار انسان کا سارا جسم ہے اس طرح کے کسی بھی عضو کے بیرونی نقص یا عیب کی اصلاح میں اس سے مدد لی جاسکتی ہے البتہ آج کل یہ درج ذیل چیزوں کے لئے کافی معروف ہے:

- پیٹ، پیٹھ، کمر، کولہا اور ٹھوڑی وغیرہ کے پاس مقامی طور پر سن کر کے زائد چربی کو زائل کر کے دبلا اور چھریرا بننے میں مدد دینا۔
- گال، ٹھوڑی، ہونٹ اور پستان وغیرہ کو حسب طلب بڑا یا چھوٹا کرنا۔
- عضو تناسل کو بڑا کرنا۔
- حمل کی وجہ سے لٹک جانے والے پیٹ کو درست کرنا۔
- جسم کی ڈھیلی کھال کو چست کرنا خاص طور پر چہرے کی جھریوں کو دور کرنا۔
- ناک کان اور گردن کو خوبصورت شکل دینا۔ آنکھ کے گرد سیاہ حلقے، دھبہ یا شکن کو دور کرنا۔
- ڈھلک جانے والی پلکوں کو درست کرنا۔

22 : Sulaymān ibn al-Ash ʻath ibn Isḥāq , Sunan Abī Dāwūd , Ḥadīth:3855
23 : Muslim ibn al-Ḥajjā, Sahih Muslim, Ḥadīth:5889

- سر کے پچھلے حصے سے بال سامنے منتقل کرکے جزوی یا کلی گنجاپن کا علاج کرنا۔ جلد کو گورا کرنا۔
- بھنووں، پلک یا ہونٹ وغیرہ پر پرمانٹ میک اپ کرنا۔

8.پلاسٹک سرجری کا طریقہ کار

پلاسٹک سرجری کے لیے عموماً درج ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے:

- اعضاء کے عیب یا نقص کو دور کرنے کے لیے آپریشن کیے جاتے ہیں۔
- موٹے لوگوں میں بدن سے زائد چربی کو زائل کرکے اسے دبلا اور چھریرا بنایا جاتا ہے۔
- بدن کے دوسرے حصوں سے چربی کو منتقل کرکے کولہے ابھارے جاتے ہیں۔
- جسم جلھس جانے کی صورت میں لیفی انسجہ (Fiber tissues) جن میں بہت زیادہ کھچاؤ ہوتا ہے انہیں آپریشن کرکے نکال دیا جاتا ہے اور صحیح جلد کو ملا کر جوڑ دیا جاتا ہے۔
- جلد کو خوبصورت بنانے کے لئے لیے (Laser Technique) سے مدد لی جاتی ہے اس کو (Microsurgery)
- کہتے ہیں. جس میں کسی عضو کے نقص کو چھپانے کے لئے جلد، ہڈی یا چربی کے ٹشو دوسری جگہ سے متاثرہ جگہ تک منتقل کیا جاتا ہے۔ اس کو (Skin Grafting) بھی کہتے ہیں۔

Skin Grafting کی صورتیں

پلاسٹک سرجری کے میدان میں بیسویں صدی میں ایک برطانوی فوجی (Walter Yeo) غالباً پہلا شخص ہے جس کے چہرے کی ۱۹۱۷ میں (Skin Grafting) کے ذریعے کامیاب سرجری کی گئی۔ جنگ عظیم اول میں بہت زیادہ تباہی ہوئی بہت سے لوگ ہلاک ہوئے اور بہت سے فوجی ہاتھ پاؤں سے معذور ہوگے۔ اس موقع پر بہت سے پلاسٹک سرجری کے کامیاب تجربے ہوئے۔24 (Sir. Harold Delf) نے ان کے علاج کے لیے جدید پلاسٹک سرجری کے بہت سے طریقوں کو ترقی دی25۔ (Dr. Vilray Papin Blair) نے جبڑوں اور چہروں کو لاحق زخموں کے کامیاب آپریشن کیے۔ اس کی کوششوں سے امریکی ملٹری ہاسپٹل میں سرجری کا مستقل شعبہ قائم ہوا۔ جس کے بعد برطانیہ ، فرانس، کناڈا اور دیگر دوسرے بہت سے ممالک میں اس قسم کے شعبے قائم کیے گے۔ اس کی تین صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- Autograph
- Allographs
- Yenographs

Autograft Surgery/Auto transplant:

Tissue that is obtained from your own body is called auto graft surgery26. Also known as an auto transplant.

اس میں ایک ہی شخص کی جلد کسی ایک عضو سے دوسرے عضو تک منتقل کی جاتی ہے۔

Allografts Surgery:

An Allografts is tissue that is transplanted from one person to another person. (if tissue is moved from one place to another place in your own body, it is called an autografts.)[27]

24: Razi-Ul-Islam Nadvi,Plastic Surgery Islam Or Nuqta Nazar,P:190
25: Razi-Ul-Islam Nadvi,Plastic Surgery Islam Or Nuqta Nazar,P:191
26: https://www.verywellhealth.com
27: https://intermountainhealthcare.org

اس میں کسی صحت مند انسان کے جسم سے جلد کا ایک حصہ لے کر دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

Yenografts:

A graft of tissue taken from a donor of one species and grafted into a recipient of another species. Also known as xenotransplant.[28]

اس میں کسی حیوان کی جلد کو لے کر انسان میں استعمال کیا جاتا ہے۔

9. پلاسٹک سرجری کے سلسلے میں اسلام کا موقف

انسان فطری طور پر چاہتا ہے وہ ٹھیک رہے اس کو کوئی بیماری لاحق نہ ہو اس کے بدن کے اعضاء ٹھیک طریقے سے کام کریں اس کے کسی کام میں کوئی روکاوٹ نہ آئے اور ظاہری طور پر بھی خوبصورت دکھائی دیں۔یہی وجہ ہے اگر اس کے کسی عضوء میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے تو اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر وہ عضو کام کرنا بند ہو جائے یا کوئی روکاوٹ آجائے تو اس کو ٹھیک کرنے کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔ایسے عیوب یا نقص جس کی تحت اسلام نے اجازت دی ہے کہ ان بناء پر علاج ومعالجہ درست ہے[29] وہ درج ذیل ہیں:

- ایسا عیب جس سے انسان بدہیئت نظر آتا ہے مثلا اس کا ہونٹ کٹا ہوا ہونا، یا ناک کا ٹیڑھا ہونا اس کو دور کرنے کے لیے پلاسٹک سرجری کروانا جائز اور درست ہے بشر طیکہ اس کا مقصد معالجہ علاج ہو۔
- جو عیب پیدائشی طور پر نہیں ہوتا بلکہ کسی حادثے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے تو اس کے علاج کے لئے آپریشن کرانا بدرجہ اولیٰ درست و جائز ہے۔
- عمر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے چہرے پر جھریاں پیدا ہو جائے تو اس عیب کو دور کرنے کے لیے آپریشن کرانا جائز نہیں ہے۔کیونکہ اس کا تعلق ان چیزوں سے نہیں ہے جو حاجات کے قبیل سے ہے اس سے تغیر خلقت لازم آتی ہے۔اس کی حرمت پر قرآن پاک میں ہے! **وَلَآمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ ٱللَّهِ**[30] جب ایسی ضرورت پڑ جائے کہ انسان کے جسم میں پائے جانے والے عیب کی وجہ سے اس کے جسم کے کسی حصے کا گوشت جسم کے دوسرے حصے میں لگایا جائے تاکہ وہ عیب دور ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔اللہ کا ارشاد ہے! **وَقَدۡ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ إِلَّا مَا ٱضۡطُرِرۡتُمۡ إِلَيۡهِ**[31]
- جسمانی عیوب کو دور کرنے کے لیے کسی قسم کی پلاسٹک سرجری جائز ہے۔

کسی مجرم کے لیے جائز نہیں کہ وہ پلاسٹک سرجری کرا کر اپنے جرم پر پردہ ڈالے ایسا کرنے کے جواز کا فتوی دینے پر مجرم کا جرم پر تعاون لازم کرنا آئے گا اور یہ شریعت میں حرام ہے۔

10. پلاسٹک سرجری کی وجوہات

انسان دو وجوہات کی بنا پر پلاسٹک سرجری کراتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

أ. جراحت بر بنائے ضرورت

ب. جراحت بر بنائے تحسین

28: https://www.merriam-webster.com
29: Zafeeruddin Miftāhi,Palastic Sargery Fiqa Islamic Ki Roshni M,P:187
30: Al-Quran, Al-ʾAn-Nisa,4:119
31: Al-Quran, Al-ʾAnʿām,6:119

أ. جراحت بر بنائے ضرورت:

جراحت بر بنائے ضرورت کا مطلب واضح ہے انسان کو اسی وقت ضرورت پڑتی ہے جب اس کے جسم میں کوئی عیب و نقص ہو اور اس کے نتیجے میں وہ شخص تکلیف میں ہو خواہ وہ حسی ہو یا نفسیاتی اس عیب کے ازالہ کے لیے وہ جس نوعیت کے بھی عمل جراحت سے گزرے گا وہ عمل اسی قسم کے تحت داخل ہو گا۔ پلاسٹک سرجری ضرورت کی بناء پر درست ہے وہ بھی اس وقت جب کوئی دوسرا طریقہ نہ ہو۔ ضرورت کے تحت علاج کروانا نہ صرف جائز بلکہ رسول اللہ نے اس کی ترغیب بھی دی ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ
فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا
فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ[32]

انسانی جسم میں ایسا عیب جو بعد میں پیدا ہوا ہو یا پیدائشی ہو اس کا علاج کرنا جائز ہے[33]

انسانی جسم میں پائے جانے والے عیوب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ داخلی اسباب کی بنا پر اور خارجی اسباب کی بنا پر جو کہ درج ذیل ہیں:

- خلقی عیوب (جسم پیدائش سے عیب دار ہوتا ہے)
- وہ عیوب جو جسم میں کسی مرض یا آفت کے نتیجے میں ہو۔

ب. جراحت برائے تحسین:

جراحت بر بنائے تحسین کی یہ قسم ضرورت کے تحت داخل نہیں ہے بلکہ انسان کی اختیاری ہے۔ یہ تغیر الخلق اللہ میں داخل ہوتا ہے اور اس کی گنجائش نہیں ہے۔ معمولی جسمانی کمی بیشی کو دور کرنا زینت میں داخل ہوتا ہے اور زینت کے لیے جسم میں کسی قسم کی تراش خراش کرنا جائز نہیں ہے۔ وہ تغیرات جو عمر کا طبعی تقاضا ہوں ان کو دور کرنے کے لیے آپریشن کی گنجائش نہیں ہے۔ عمر کی زیادتی کی وجہ سے چہرے کی جھریاں ختم کرنے کے لیے آپریشن کرانا زیادہ سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا عنصر پایا جاتا ہے 34۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- ظاہری شکل و صورت میں تبدیلی لانا
- ڈھلتی عمر اور بڑھاپے کے آثار ختم کرانے کے لیے پلاسٹک سرجری کرانا

11. پلاسٹک سرجری کے بارے میں ائمہ کا موقف

پلاسٹک سرجری کے ذریعے عیب یا ضرر کو دور کرنے کے بارے میں ائمہ میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض ائمہ کے نزدیک جائز اور بعض ائمہ کے نزدیک ناجائز ہے۔

عند الاحناف: احناف کے نزدیک عیوب کو دور کرنے کے لیے اور کسی ضرر کو رفع کرنے کے لیے آپریشن کرانا جائز ہے[35]۔ اور یہ عیب جسمانی طور پر ضرر کا باعث ہو، شرط یہ ہے کہ اس کے ذریعے مریض کی موت کا ڈر نہ ہو بلکہ عیب سے نجات مل جانے کا گمان زیادہ ہو۔

32: Sulaymān ibn al-Ash ‘ath ibn Isḥāq , Sunan Abī Dāwūd ,Hadith:3855
33: Syed Hussain Ahmad,Plastic Surgery Or Us Ky Ahkam,P:178
34: Syed Hussain Ahmad,Plastic Surgery Or Us Ky Ahkam,P:178
35: Muhammad Bin Ahmad Qurtabi,Tafser Al Qurtabi,Ziyaul Quran Pblication,Lahore 2014,V:5,P:392

عند المالکیہ: فقہاء مالکیہ نے الم اور ضرر کو بنیاد بنایا ہے ان کے نزدیک جائز ہے لیکن انہوں نے شرط لگادی ہے اور شرط یہ ہے کہ اگر عضو زائد باعث تکلیف نہ ہو تو آپریشن کروانا جائز نہیں ہے۔ پلاسٹک سرجری کے ذریعے کسی عیب یا ضرر کو رفع کرنے لیے اور اس طریقہ علاج کو درست قرار دینے کے لیے آئمہ کرام نے کچھ قیود و شرائط مقرر کی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- یہ علاج کسی عیب یا ضرر کو رفع کرنے کے لیے ہو۔
- ظاہری تحسین و تجمیل کے لیے نہ ہو۔
- اس عیب کا علاج اس طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے ناممکن ہو۔
- جلنے کے سبب عیب پیدا ہوا اور انسان بدنما نظر آتا ہو تو اس صورت میں کروائی جاسکتی ہے۔
- اس عیب کو دور کرنا کسی دوسرے عیب کو مستلزم کرنا نہ ہو۔ اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ الضررلا یزال بمثله بڑے ضرر کو زائل کرنے کے لیے چھوٹے ضرر کو برداشت کیا جاتا ہے۔یحتمل الضررلاجل دفع ضرر العام۔[36]

12.خلاصہ کلام :

آپریشن یا کسی اور ذریعے سے اپنے اعضاء جسم کو اس کی خداداد فطری کیفیت و حقیقت کے برخلاف بنانا جائز نہیں اس لیے حقیقی رنگت کو تبدیل کرنے کے لیے یا حقیقی حسن کو بڑھانے کے لیے یا جسم کو اپنی پسند کے مطابق ہم آہنگ کرنے کے لیے پلاسٹک سرجری کروانا ناجائز و حرام ہے کیونکہ اس میں تغیر فی الخلق کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اور یہ جھوٹ، دھوکہ اور ملع سازی کے زمرے میں آتا ہے۔ پلاسٹک سرجری کی وہ صورتیں جائز ہیں جو کسی عیوب یا نقص کو دور کرنے کے لیے ہوں۔ اس کے علاوہ دیگر صورتیں کم عمر دکھائی دینے کے لیے، تحسین و تجمیل کے لیے یا اپنی شناخت کو چھپانے کے لیے پلاسٹک سرجری کرانا جائز نہیں ہے اور جرم کو چھپانے کے لیے بھی ایسا کرنا جائز نہیں کیوں کی جرم کی صورت میں سزا لینا نا صرف اس کے لیے خیر ہے بلکہ اس سے معاشرے کی اصلاح بھی ہے اس لیے ایسے موقع پر اس طرح کے اقدام کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

36: Zainudin Bin Ibrahim,Aleshba Wanazair,P:121